REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۲ر

جلد ۴۸/۱۳ — ۱۲ شہادة ۱۳۳۸ ہش — ۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء — نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضور کی طبیعت کمر اور پنڈلی میں درد کی وجہ سے عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے احباب خاص توجہ اور التزام اور دردو الحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں درس القرآن کے بعد اجتماعی دعا

ربوہ ۱۰ اپریل۔ بجم رمضان المبارک سے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں قرآن مجید کا جو درس ہو رہا تھا۔ وہ ۲۹ رمضان المبارک (۸ اپریل) کی شام کو مکمل ہوگیا درس کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدا میں اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں ہزارہا مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور غلبہ اسلام سلسلہ کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے پُرسوز دعائیں کیں

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

علالتِ طبع کے باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تشریف لاکر خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۱۱ اپریل۔ کل صبح سوا آٹھ بجے اہالیانِ ربوہ نے مسجد مبارک میں نمازِ عید الفطر ادا کی۔ اس موقعہ پر ربوہ کے علاوہ سرگودہا۔ لائلپور۔ احمد نگر۔ چنیوٹ۔ لائل پور اور بعض دیگر مقامات سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور مسجد مبارک باوجود اپنی وسعت کے ناکافی ثابت ہو رہی تھی۔ احباب کے لئے یہ تقریب دوہری خوشی کا موجب ہوئی۔ کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی باوجود کمزوری اور علالت طبع کے تشریف لاکر مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس طرح ایک عرصہ کے بعد احباب نے حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل کی۔

سوا آٹھ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لائے۔ حضور نے اپنی بیماری کے پیش نظر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مولانا شمس صاحب نے نماز پڑھائی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور بعد ازاں پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور نے خاصی دیر مسجد میں ہی تشریف فرما رہ کر احباب کو ازراہِ شفقت زیارت کا شرف بخشا۔

درخواستِ دُعا

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ایک مکتوب گرامی سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی صاحبزادی محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مع بچوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لنڈن سے کراچی پہونچ گئے ہیں الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا آنا ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور سے منتقل ہوکر باموں و یو ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں تشریف لے گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نئے مکان کو ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے ہر طرح مبارک کرے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ لمبے عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل ان ہر دو امراض نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احباب ان ایام میں خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا کرے۔ آمین

اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم کیجئے

امراء و صدر صاحبان سے پُرزور گزارش

مجلس انصار اللہ (جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے) کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ اراکین انصار اللہ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصۃً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی پُرزور گزارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرمائیں اور ان میں سے کسی دوست کو بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی گراں قدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

ثواب کا موقعہ

آجکل سکول کے طلباء کے سالانہ امتحانات کے نتائج نکل چکے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اس سال نادار طلباء کو اگلے تعلیمی سال کے لئے کتب اور کاپیاں مہیا کرنے کا کام وسیع پیمانہ پر کر رہی ہے مجلس ان تمام طلباء اور ان کے والدین کی خدمت میں جو امتحانات میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی استعمال شدہ کتب اپنے حلقہ کے زعیم کو دے دیں۔ تاکہ ضرورتمند طلباء میں تقسیم کی جا سکیں۔ قائد خدام الاحمدیہ ربوہ

نیک دل خاتون محترمہ صغرے خانم صاحبہ کی وفات

اناللہ وانا الیہ راجعون

ربوہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء مطابق یکم شوال ۱۳۷۸ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے ۴ بجے صبح نیک دل خاتون محترمہ صغرے خانم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری تفضل حسین صاحب مرحوم آف سرگودہا قریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب آف پٹیالہ (جنہیں ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کی سب سے بڑی بیٹی اور محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کی سب سے بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اور مکرم مسعود احمد خان صاحب (باقی صفحہ ۸ پر)

شکریۂ احباب

محترم تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے جو دوست ان کی صحت کے لئے دعا کرتے رہے ہیں۔ وہ ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — ۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء

انتہائی کام کی بات

حال ہی میں عورتوں کی ایک نئی تنظیم معرضِ وجود میں آئی ہے۔ "ویمنز والنٹری گروپ" یعنی عورتوں کی رضا کار جماعت بیگم کے۔ ایم شیخ اس کی صدر ہیں۔ تنظیم کی طرف سے جن اغراض و مقاصد کا اعلان کیا گیا ہے ان میں یہ باتیں شامل ہیں (۱) اقتصادی لحاظ سے پاکستان کی تعمیرِ نو میں عورتوں کا حصہ اور ان کی حوصلہ افزائی (۲) ملک میں بنے ہوئے سوتی کپڑے کی ترجیح (۳) گھریلو صنعتوں کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی (۴) لباس۔ خوراک اور مہمان نوازی وغیرہ میں سادگی اختیار کرنے کی ترغیب۔

یہ چاروں باتیں نہایت درجہ قابلِ قدر ہیں اور اس قابل ہیں کہ نہ صرف عورتیں ہی انہیں اپنائیں بلکہ مردوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ ان باتوں کو اختیار کریں۔ اور ان پر کما حقہٗ عمل کو اپنا شعار بنائیں۔ ان سے معاشرے کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنے اور قوم کو بالآخر شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ اس لحاظ سے عورتوں کی اس نئی تنظیم نے اپنے سامنے جو مقاصد رکھے ہیں وہ بہت قابلِ ستائش ہیں اور دُور رس نتائج کے حامل ہیں۔

لیکن اس نئی تنظیم کے ضمن میں ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے اغراض و مقاصد سے متعلق نہیں ہے کیونکہ اغراض و مقاصد رفاہِ عامہ سے تعلق رکھنے والی ہر اصلاحی تحریک کے الا ماشاء اللہ اچھے ہی ہوتے ہیں۔ اور ان سے اختلاف کا سوال شاذ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اصل چیز ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جس جذبے اور خلوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ آیا وہ جذبہ اور خلوص موجود ہے یا نہیں جس تحریک کے پس پردہ یہ چیز موجود ہو، وہ تحریک بالآخر کامیاب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پھر راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پانا اور اس طرح استقلال کے ساتھ آگے قدم بڑھانا مشکل نہیں رہتا۔ جذبے اور خلوص کا اندازہ عزائم کی پختگی سے لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نئی تنظیم نے اپنا جو "ماٹو" یعنی نصب العین تجویز کیا ہے وہ بہت حوصلہ افزا ہے۔ اور اس سے امید بندھتی ہے کہ یہ تنظیم اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے میں کامیاب رہے گی۔ یہ "ماٹو" جیسا کہ اس تنظیم کی صدر بیگم کے ایم شیخ نے وضاحت کی ہے۔ یہ ہے۔ کہ "جو کچھ زبان سے دعوے کرو اس پر عمل کر کے دکھاؤ" بیگم صاحبہ نے اس تنظیم کی مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس میں جو تقریر کی ہے اس کے حسب ذیل الفاظ اپنے اندر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی صداقت پر مبنی ہیں انہوں نے فرمایا:۔

"ہمارا ماٹو "قول اور فعل میں کامل تطابق" ہے یعنی جس چیز کا زبان سے دعوے کیا جائے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا جائے۔ ہم اپنے نصب العین پر سختی سے کاربند رہیں گے اور اپنے گروپ کے مقرر کردہ نظم و ضبط کی پوری پوری پابندی کرینگے ذاتی نظم و ضبط اور ذاتی قربانی کے بغیر ہم دوسروں کے سامنے کوئی مؤثر نمونہ قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے گروپ کے مشترکہ مقصد کے ساتھ کامل وفاداری ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرنے کی ضامن ہے۔ اگر ہم اپنے مقصد کے حصول میں ہمت و استقلال اور عزم و ثبات سے کام لیتے ہوئے آگے قدم بڑھائیں گے۔ تو پھر راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پانا ہمارے لئے قطعاً مشکل نہ رہے گا۔"

اس اقتباس میں انتہائی کام کی بات وہی ہے جسے بیگم صاحبہ نے تنظیم کا "ماٹو" قرار دیا ہے۔ یعنی قول اور فعل میں کامل تطابق۔ یہ بظاہر بات تو چھوٹی سی ہے لیکن ہے انتہائی اہم۔ اتنی اہم کہ قوموں کے بننے اور بگڑنے کا مدار اس ایک بات پر ہے۔ قومی زندگی میں جس بات کو فساد کی جڑھ قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ قول اور فعل کا تضاد ہی ہے یعنی زبان سے جو دعوے کیا جائے۔ عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ جب کسی قوم میں یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ قوم اعلیٰ سے اعلیٰ راہنما اصولوں کی حامل ہونے کے باوجود قعرِ ذلت میں گرتی چلی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اعلیٰ ترین راہ نما اصول کسی کام نہیں آتے۔ اور اس کا جو قدم بھی اٹھتا ہے۔ اسے اور زیادہ پستی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن مجید نے اس بُرائی سے بچنے کی طرف جو قومی زندگی کے حق میں سمِ قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا
لم تقولون ما لا
تفعلون۔ کبر مقتاً
عند اللہ ان تقولوا ما
لا تفعلون۔

(الصف آیت ۳ و ۴)

یعنی اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعوے کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔

ظاہر ہے قرآن مجید نے اس بُرائی کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی اس امر کا ذکر کر کے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے اس کی انتہائی مضرت کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو بات خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اس کو اختیار کرنے سے انسان حقیقی کامیابی اور فلاح کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ آگے چلکر اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ قول اور فعل کے تضاد سے بچنا دراصل اپنے آپ کو عذاب سے بچانے کے مترادف ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ "کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں کہ جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گی"۔ وہ تجارت کیا ہے؟ فرماتا ہے یہی کہ تم صرف منہ سے ہی اللہ اور رسول پر ایمان نہ لاؤ۔ بلکہ جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ ثابت کر دکھاؤ کہ تمہارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس کے بعد ایسا کر دکھانے والوں کو ذالک الفوز العظیم فرما کر بہت بڑی کامیابی کی بشارت دیتا ہے۔ پس قول اور فعل کا تضاد قوموں کی زندگی میں ایک خطرناک جرثومہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قول و فعل کا باہمی تضاد وہ خطرناک مرض ہے کہ جس کے شدت اختیار کر جانے پر اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کے لئے اپنے مامور مبعوث فرماتا رہا ہے۔ قرآن مجید اور انجیل سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت یہود اسی مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ہر چند کہ تورات کی شکل میں ان کے پاس شریعت موجود تھی۔ لیکن ان کا عمل اس کے بالکل الٹ تھا۔ منہ سے وہ شرعی احکام ہی کی تلقین کرتے تھے۔ لیکن خود ان احکام پر عمل پیرا نہیں تھے۔ اسی لئے وہ دن بدن قعرِ ذلت میں گرتے چلے جا رہے تھے۔ یہی وہ مرض تھا جس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے آ کر لوگوں کو یہی تلقین فرمائی۔

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں"

(متی $\frac{23}{3،2}$)

یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور جب بھی دنیا میں آتے ہیں۔ ان کی اصلاح کا مرکزی نقطہ یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اس خرابی کا استیصال کر کے لوگوں کے قول اور فعل میں کامل مطابقت پیدا کر دکھاتے ہیں۔ اور یہ انقلاب ہی جو ان کی قوتِ قدسی کی بدولت مخالف حالات میں رونما ہوتا ہے۔ ان کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہوتا ہے۔

الغرض یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ "جو تم زبان سے کہتے ہو اس پر عمل بھی کرو" اور بلاشبہ یہ وہ "ماٹو" ہے۔ جو صرف "ویمنز والنٹری گروپ" کی ممبرات ہی کو نہیں بلکہ ہر پاکستانی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ قوموں کے بننے اور بگڑنے کا مدار اسی پر ہے۔

چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالے احباب کی فہرست حضور کی خدمت میں پیش کر دی گئی

مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۹ء ۲۹ رمضان المبارک تک تحریک جدید کے وعدے ادا کر کے سابقون الاولون میں شمولیت کی سعادت پانے والے دوستوں کی فہرست وکالت مال کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔ (وکیل المال)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

گھانا یونیورسٹی میں اسلام اور احمدیت کے موضوع پر کامیاب لیکچر

یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک مذاکرہ علمیہ میں اسلام کی فضیلت کا کھلا اعتراف

(از مکرم عبدالرشید صاحب رازی بتوسط وکالت تبشیر - ربوہ)

حال ہی میں مکرم جناب نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے گھانا یونیورسٹی میں دو لیکچر "اسلام اور احمدیت" پر دئے، اور ایک مذاکرہ علمیہ جس کا موضوع تھا "اسلام اور عیسائیت" میں شرکت کی۔ لیکچروں کا انتظام خاکسار نے یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے انچارج سے مل کر کروایا تھا۔ ہر دو لیکچر اور مذاکرہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب رہے۔ خاکسار کو پچھلے سال کے دوران میں تین چار دفعہ یونیورسٹی میں اسلام کے موضوع پر لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔ یہ لیکچر عیسائی پروفیسروں نے دئے جو کہ اسلام کی صحیح نمائندگی نہیں کر سکتے اس لئے خاکسار نے شعبہ دینیات کے انچارج پروفیسر مسٹر کنگ سے کہا کہ طلباء کو اسلام کے متعلق صحیح اور مفید معلومات دلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کو بلا کر موقعہ دیا جائے جو کہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات دے سکے اس پر پروفیسر مسٹر کنگ نے وعدہ کیا کہ وہ ضرور کوشش کر کے یونیورسٹی میں لیکچروں کا انتظام کریں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ پروفیسر مسٹر کنگ نے پچھلے سال ماہ ستمبر میں لیکچروں کا انتظام کرایا۔ مگر افسوس کہ اس وقت مکرم سیفی صاحب اپنی مصروفیات کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ اس لئے پروگرام کسی اور وقت کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اب دوبارہ انچارج شعبہ دینیات نے ماہ فروری کی دس اور گیارہ تاریخ مقرر کر کے مکرم نسیم سیفی صاحب کو یونیورسٹی میں لیکچروں کے متعلق دعوت نامہ بھجوایا۔ چنانچہ مکرم سیفی صاحب ۹ فروری کی شام کو باوجود اپنی مصروفیات کے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ گئے۔ اگرچہ یونیورسٹی میں قیام و طعام وغیرہ کا انتظام تھا۔ مگر آپ نے مشن میں ہی قیام فرمانا پسند کیا۔

یونیورسٹی میں لیکچر چونکہ دس تاریخ کی شام ساڑھے آٹھ بجے تھا۔ اس لئے دس فروری کی صبح سے شام تک کوئی خاص مصروفیت نہ تھی۔ چنانچہ اس عرصہ میں دو اہم شخصیتوں سے ملاقات کر کے احمدیت کی تبلیغی مساعی سے ان کو روشناس کرایا۔ ان میں سے ایک تو ٹوگو کے ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر مسٹر عبدی سے ملاقات کی۔ مسٹر عبدی اپنے ایک اور دوست کے ساتھ مغربی افریقہ کے ٹور پر ہیں مسٹر عبدی سے خاکسار اور مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے ایمبیسڈر ہوٹل میں جا کر ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران میں آپ نے مغربی افریقہ میں اسلام کے متعلق اور پھر احمدیت اور احمدی مبلغین کی مساعی کے متعلق مسٹر عبدی کو روشناس کرایا۔ خاکسار نے مسٹر عبدی کو لائف آف محمد اور ٹیچنگ آف اسلام دو کتب بطور تحفہ پیش کیں۔ مسٹر عبدی سے ملاقات کے بعد اسلامک کلچر سنٹر آف مع نائنٹوب کے ڈائرکٹر مسٹر حلمی سے ملاقات کے لئے گئے۔ مسٹر حلمی نے جناب سیفی صاحب سے مل کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور احمدیت اور احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کا بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ ملاقات کے اختتام پر مکرم سیفی صاحب نے مسٹر حلمی کو چند ایک اپنی تصنیف کردہ کتب بھی پیش فرمائیں۔ جسے مسٹر حلمی نے بڑے شکریہ سے قبول کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مشن ہاؤس میں واپس آئے۔ شام کو چھ بجے کے قریب مشن ہاؤس سے یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے اور وقت مقررہ پر وہاں پہنچے۔

پروفیسر مسٹر کنگ نے مکرم جناب نسیم سیفی صاحب کو خوش آمدید کیا۔ اور ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ کھانا کھانے کے بعد لیکچر ایک ہال میں پروفیسر مسٹر کنگ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سب سے پہلے انچارج شعبہ دینیات پروفیسر مسٹر کنگ نے مکرم سیفی صاحب کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ تعارف کے بعد مکرم جناب سیفی صاحب نے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے میرے لئے یونیورسٹی میں لیکچروں کا انتظام کروایا۔ شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ لیکچرار کو موضوع پر تھوڑا وقت صرف کرنا چاہیئے اور سامعین کو سوالات کا زیادہ موقعہ دینا چاہیئے تاکہ سامعین کے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے بعدہ آپ نے بیان فرمایا کہ کس طرح دوست و دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوجوانی کی عمر میں ہی دیانتدار و امانتدار کے نام سے یاد کرتے تھے۔ دنیا کی تاریخ میں یہ ایسی مثال ہے جس کی نظیر ملنا بہت مشکل ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مختصراً حلف الفضول۔ ابتدائی وحی کا واقعہ مکہ مکرمہ میں لوگوں کا قبول اسلام۔ مکہ سے ہجرت وغیرہ واقعات بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کئے۔ آخر میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع والے خطبہ کو لفظ بلفظ پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ اور اپنا لیکچر ختم کیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے طلباء سے سوالات کرنے کو کہا۔ اس پر بہت سے طلباء نے مختلف سوالات کئے۔ جن کے مکرم سیفی صاحب نے تسلی بخش جواب دئے

دوسرا لیکچر آپ نے گیارہ فروری کی شام کو چھ بجے احمدیت کے موضوع پر دیا جس کی صدارت بھی پروفیسر مسٹر کنگ نے ہی فرمائی۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد نسیم سیفی صاحب نے احمدیت کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق مختصر تعارف کرایا۔ اور پھر آپ کے دو مشہور دعووں مہدیت و مسیحیت کے متعلق تفصیل کے ساتھ وضاحت کی۔ دعویٰ مہدیت کے متعلق آپ نے بیان کیا کہ اسلام ایک کامل و مکمل مذہب ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور آخری شرعی نبی ہیں۔ آپ تمام انبیاء کے فضائل و کمالات اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ اب آپ کے بعد نبوت کا دروازہ آپ کے واسطے سے ہی کھلا ہے۔ آپ نے حضور کے دعویٰ مسیحیت و مہدیت کو بڑی وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا ذکر کر کے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک موعود بیٹے کے متعلق خبر دی اور وہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ہمارے موجودہ امام میں پوری ہوئی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قیادت میں اسلام کی روز افزوں ترقی اور احمدیہ مشنوں کے قیام کا بھی ذکر کیا لیکچر کے بعد چند ایک دوستوں نے سوالات کئے۔ جن میں ایک سوال حضرت مسیحؑ کی صلیب پر وفات کے متعلق تھا۔ مکرمی سیفی صاحب نے بائیبل کے حوالوں سے ثابت کیا کہ کس طرح خدائی تقدیر آپ کو موت سے بچانے میں لگی ہوئی تھی۔ صاحب صدر نے معزز لیکچرار اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ لیکچر کے بعد شام کا کھانا وہیں کھایا گیا۔ جس کا انتظام مسٹر ولیم سن سینئر لیکچرار آف دینیات نے کیا تھا کھانے کے بعد سیفی صاحب نے ایک مذاکرہ میں حصہ لیا۔

مذاکرہ

یونیورسٹی میں ایک سوسائٹی کرسچن سٹوڈنٹ موومنٹ ہے۔ مذکورہ سوسائٹی کے پریذیڈنٹ (جن سے خاکسار کی دو تین دفعہ ملاقات ہو چکی تھی) مسٹر فوگوسن نے ایک مذاکرہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ تاکہ کرسچن سٹوڈنٹ اسلام اور عیسائیت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔ مذاکرہ کا موضوع تھا۔ "اسلام اور عیسائیت" مذاکرہ میں دو نمائندے اسلام کے اور دو عیسائیت کے شامل ہو رہے تھے۔ اسلام کے دو نمائندے مکرم سیفی صاحب اور ایک غیر احمدی صاحب (جو کہ گھانا براڈکاسٹنگ میں کام کرتے ہیں) تھے اور عیسائیت کی طرف سے گھانا یونیورسٹی کے ایک سینئر لیکچرار مسٹر ولیم سن اور دینیات کے ایک پروفیسر پی۔ ڈی چیپمن تھے۔ گیارہ فروری کی رات کو ساڑھے آٹھ بجے ایک بڑے ہال میں مذاکرہ شروع ہوا۔ طلباء اور پروفیسروں کی خاص تعداد حاضر تھی۔ مذاکرہ کے چیئرمین نے شروع میں مسلمانوں کے اور عیسائیوں کے ہر دو دو نمائندوں کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ مختصراً مذاکرہ کے متعلق ذکر فرمایا۔ پہلے مکرم نسیم سیفی صاحب سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت (اسلامی نقطہ نظر کے مطابق) کے متعلق بولنے کو کہا۔ نسیم سیفی صاحب نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر پیش کیا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک ہے وہ کسی صورت میں بھی کسی کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ آپ نے قرآن مجید سے چند ایک آیات بھی پیش فرمائیں۔ آپ نے دس منٹ تک بڑی اچھی طرح خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر پیش کیا۔ بعدہ چیئرمین نے پروفیسر ولیم سن سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت عیسائی نقطہ نظر کے مطابق بیان کرنے کو کہا، تو مسٹر ولیم سن نے بجائے اس کے کہ عیسائیت کا نقطہ نظر پیش کرتے اپنی تقریر کے شروع میں ہی کہہ دیا۔ کہ ہم مسلمانوں کے اس نقطہ نظر سے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے متفق ہیں! اور اس کے بعد پروفیسر ولیم سن نے چند غیر متعلقہ باتیں پیش کیں۔ اپنی تقریر کے آخر تک انہوں نے تثلیث کے متعلق کچھ نہیں کہا اسی اثنا میں مسٹر چیپمن عیسائیت کے دوسرے نمائندے نے مکرم سیفی صاحب سے سوال کیا کہ انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان تعلق کے متعلق اسلام کا کیا نقطہ نظر ہے۔ اس کا آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔

کہ اللہ تعالےٰ کا ہر انسان کے ساتھ مختلف تعلق ہے۔ ہمارا خدا رب العٰلمین ہے نہ صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ کل عالم کا رب ہے۔ تمام لوگوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔

دوسرا سوال مسٹر چیلن نے مکرم سیفی صاحب سے نجات کے بارے میں کیا ہے جس کے متعلق آپ نے اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری نجات خدا تعالےٰ اور اس کے رسولوں کتابوں پر ایمان۔ اچھے کام اور خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت پر منحصر ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کے دوسرے نمائندے نے اسلام کے پانچ بنیادی عقائد کے متعلق روشنی ڈالی۔ اس پر مکرم سیفی صاحب نے بیان کیا۔ اگرچہ پانچ بنیادی عقائد اپنی جگہ ضروری ہیں مگر اللہ تعالےٰ تو اصل سپرٹ کو دیکھتا ہے کہ کس روح کے ساتھ انسان ان اعمال کو بجا لا رہا ہے۔

دوران مذاکرہ میں مسٹر چیرمین نے ہر دو عیسائی نمائندوں کو دو تین بار کہا کہ آپ نے خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے جواب میں عیسائی نقطۂ نظر کو پیش نہیں کیا مگر ہر دو صاحب کسی نہ کسی بہانے ٹال جاتے رہے۔ اور دونوں میں سے کسی نے بھی تثلیث کا قطعاً ذکر نہ کیا۔

اس کے بعد مسٹر چیرمین نے حاضرین سے سوالات کرنے کو کہا۔ اس پر سب سے پہلے ایک طالب علم نے مسٹر ولیم سن سے پوچھا کہ انہوں نے تثلیث کا بالکل کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے متفق ہیں کہ خدا تعالےٰ ایک ہے مگر وہ بندے میں اپنا ظہور کرتا ہے تو خدا تعالےٰ کا بیٹا بن جاتا ہے وغیرہ۔

اس کے بعد بہت سے طلباء نے مکرم سیفی صاحب سے مختلف سوالات کئے جس کے آپ نے بڑے اچھے پیرایہ میں جوابات دیئے یہ سوالات و جوابات کا سلسلہ قریباً گیارہ بجے تک جاری رہا۔ سوالات کے اختتام پر مسٹر چیرمین نے تمام حاضرین و مسلمانوں اور عیسائیوں کے نمائندوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہم مکرم سیفی صاحب سے اسلام کی تعلیمات سن کر بہت متاثر ہوئے ہیں۔ غانا میں یہ پہلا موقع تھا جس میں اسلام واحدیت کے متعلق بولنے کا موقع ملا۔

(عبد الرشید رازی مبلغ اکرا۔ غانا)

درخواست دعا

خاکسار کے والد ماجد حاجی بقا اللہ صاحب جھوپالوی حال کراچی جو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں سے ہیں بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین (شفیع احمد جھوپالوی کراچی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک عظیم الشان کرامت کا ظہور

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ)

قرآن شریف و احادیث میں لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود و امام مہدی مبعوث ہوگا۔ اور وہ اسلام کو سب مذہبوں پر غالب کرے گا۔

اس وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے سب مذاہب کو اسلام کی طرف دعوت دی اور اس غرض کے لئے براہین احمدیہ تالیف کی۔ اور اس کا ایک حصہ شائع کیا اور اس میں لکھا کہ بجز اسلام سب دین اس وقت روحانیت سے خالی ہیں۔ ان کا خدا سے تعلق باقی نہیں رہا۔ اور اب ان سے خدا وہ شفقت اور محبت کا سلوک نہیں رکھتا جو پہلے زمانوں میں انہیں حاصل تھا۔ اب صرف اسلام ہی ہے جو خدا تعالےٰ کا طور ہے۔ اور اس طور پر آنے سے خدا تعالےٰ کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے اور وہ خدا اب بھی ببرکت اسلام مجھ سے بولتا ہے جیسے پہلے اپنے برگزیدہ لوگوں سے بولا کرتا تھا۔ اور اب بھی وہ میری دعاؤں کو سنتا ہے جیسے پہلے برگزیدوں کی دعاؤں کو سنا کرتا تھا۔ اور اب بھی میری دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے میری دستگیری و رہنمائی کرتا ہے اگر کسی دین کے امام و پیشرو کو اس امر سے اختلاف ہو اور وہ نشان دکھا سکتا ہو تو ہمیں دکھلائے۔ اور اگر خود دکھلا نہ سکتا ہو اور اسلام سے نشان دیکھنے کا طالب ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ اور ایک سال تک ہماری صحبت میں رہے ہم اسے خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات دکھلائیں گے اور ان کو مشاہدہ کرائیں گے۔ کہ اب اسلام کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی محبت و پیار کا سلوک ہے اور باقی سب دین قصہ پارینہ اور مہجور ہیں۔ اب ان میں وہ آسمانی روح نہیں جو ان کے نازل ہونے کے وقت ان میں تھی۔ اور اب ان کے ساتھ خدا تعالےٰ کا وہ تعلق نہیں جو کسی سابقہ زمانہ میں تھا۔

"کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعوت حق یا تحدی براہین احمدیہ میں تحریر فرمائی۔ اور اس کا اعادہ ایک اشتہار کے ذریعہ بھی کیا جو ۱۸۸۵ء میں شائع کیا گیا اور ہر ایک مذہب کے پیشرو کو ارسال کیا گیا۔

اگر دیگر مذاہب کے پیشرو اپنے اندر وہ دلیری دیکھتے جو سچوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور وہ اس یقین سے معمور ہوتے کہ خدا ان کے ساتھ ہے اور ان کے لئے وہ کام دکھلانے کے لئے تیار ہے جو گذشتہ زمانوں میں اپنے پیاروں کے لئے دکھلاتا رہا ہے تو وہ یقیناً آگے بڑھتے اور آپ کو کہتے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے مذاہب میں اب بھی وہ طاقتیں پائی جاتی ہیں جو گذشتہ زمانوں میں پائی جاتی تھیں۔ اور ہمارا خدا اب بھی ہماری تائید و نصرت کرنے کے لئے تیار ہے۔

مگر انہوں نے خاموشی اختیار کی اور اسی میں اپنی بھلائی دیکھی۔ اور ان کا خاموش رہنا بھی اس بات کی دلیل تھا کہ وہ خود اس بات کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہیں کہ ان کا خدا تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں اور وہ اس میدان کے مرد نہیں۔ لیکن ان کے خاموش رہنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ شان ظاہر نہیں ہو سکتی تھی جس کے اظہار کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے ایک شخص لیکھرام پشاوری میدان میں آیا اور اس نے کہا کہ میں آریہ ہوں۔ آریہ دھرم کو ہی سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے سب دعاوی کو غلط سمجھتا ہوں۔ اور آپ کو (نعوذ باللہ) دھوکہ باز یقین کرتا ہوں۔

یہ شخص یعنی لیکھرام (متوطن سیدپور تحصیل چکوال ضلع جہلم) ابتداء میں کوئی قابل اعتناء شخص نہ تھا۔ معمولی تعلیم رکھتا تھا۔ یہ ۱۸۸۵ء میں قادیان میں بھی آیا اور نشان کا طالب ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے فرمایا کہ وہ اس بات کا اہل نہیں کہ اسے مخاطب کیا جائے۔ کیونکہ وہ کسی قوم کا مقتدیٰ نہیں۔ اور نہ اسے اپنی قوم میں کوئی وقعت حاصل ہے تا اسے کوئی وقعت دی جائے۔ مگر وہ اپنی شوخیوں میں بڑھتا گیا۔

اس نے براہین احمدیہ کے آریوں سے متعلقہ حصہ کا جواب بزعم خویش "تکذیب براہین احمدیہ حصہ اوّل" کے نام سے دیا۔ "سرمہ چشم آریہ" کا جواب "نسخہ خبط احمدیہ" سے دیا۔ اور اپنی قوم میں اپنا نام پیدا کر لیا اور اس کی قوم اس کو اسی طرح سجدہ کرنے لگی جس طرح سامری کے گوسالہ کو بنی اسرائیل نے کسی وقت اپنا معبود بنایا تھا۔

۱۸۸۶ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحکم الٰہی بعض عقدہ کشائیوں کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے اور وہاں منجملہ دیگر عقدہ کشائیوں کے اندرمن مرادآبادی اور لیکھرام کے متعلق بھی کچھ عقدہ کشائی ہوئی جس پر حضور نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں تحریر فرمایا کہ ہمیں جہاں پسر موعود کے متعلق بشارت دی گئی ہے وہاں اندرمن مرادآبادی اور لیکھرام کے متعلق بھی کچھ بتلایا گیا ہے۔ اگر یہ دونوں صاحب اس بات کے لئے تیار ہوں کہ جو کچھ ان کے متعلق ہم پر کھلا ہے اس کا اعلان کر دیا جائے۔ تو یہ دونوں صاحب اطلاع دیں۔

اندرمن مرادآبادی میں تو کچھ رشد و صلاح کا مادہ موجود تھا اس لئے وہ تو نشان کا طالب نہ ہوا۔ اور بہت جلد اس جہان سے کوچ کر گیا مگر لیکھرام اپنی شوخیوں میں بڑھ گیا۔ اس نے اس نے آپ کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"آپ میں یہ قدرت ہرگز نہیں کہ کسی کے بارے میں صریح خبر بقید تاریخ و وقت لکھ سکیں۔ محض طول و فضول پیچدار عبارتیں لکھنا آپ کا شیوہ ہے جیسی کہ براہین احمدیہ میں پُر کر رکھی ہیں"

(اشتہار لیکھرام ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء)

اور اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ ساتھ ہی اپنی طرف سے یہ بھی پیشگوئی کی:۔

"..... اس احقر کو صفائی قلب اور نیک نیتی کے سبب کبھی کبھی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دخل روحانی ہوتا ہے۔ کسی وقت اور کسی مقرب یا خود اللہ تعالےٰ سے آپ کا ذکر نہیں سنا۔ آج مبارک دن پھاگن سدی ریکا دشی سمت ۱۹۴۲ء بکرمی کو جو صفائی وقت میسر ہو کر پھر گذر ہوا۔ تو آپ کی تصدیق کلام کے لئے بارگاہ تن گری تعالےٰ میں جو عرض کرنا چاہا۔ تو ابھی غلام احمد ہی زبان پر گذرا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ وہ شخص تو روز ازل میں (نعوذ باللہ۔ ناقل) مکار۔ غدار اور مفتری پیدا کیا گیا ہے اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے ہی اور بھی ہوں گے۔ میں نے عرض کی کہ بار خدایا ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا جو بندگان ایزدی کو گمراہ کرتا ہے۔ فرمایا۔ ابھی اس کے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے۔ تین سال میں سزا دی جائے گی۔ ..... میں نے عرض کی کہ خداوند اس نے یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ محض جھوٹ ہے ہم نے کوئی الہام یا پیشگوئی اس کو نہیں بتلائی۔ جو باتیں وہ لکھتا ہے یا لکھے گا سب اس کے برعکس ہوگا تو جا اور بذریعہ اشتہار اس کا جھوٹ مشتہر کر۔ تاکہ میرے بندے نجات پاویں سالما۔ ہوں معذور۔ مرزا صاحب میرے مضمون اشتہار سے آپ کو رنج نہ ہو۔ میں تو باتباع حکم الٰہی عرض کر رہا ہوں"

(اشتہار لیکھرام ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء)

(باقی)

سید سیف اللہ شاہ صاحب مرحوم آف کشمیر کے قبول احمدیت کے حالات

(مکرم سید محمد شاہ سیفی — از ربوہ)

میرے والد سید سیف اللہ شاہ صاحب مرحوم بیج بہاڑہ کشمیر کے خود نوشت حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

خاکسار سید سیف اللہ شاہ ولد سید اسد اللہ شاہ صاحب ساکن قصبہ بیج بہاڑہ تحصیل و ضلع اسلام آباد کشمیر۔ عمر بحساب قمری تقریباً اٹھاون سال (بوقت وفات ۷۷ سال) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنی بیعت وغیرہ کے حالات درج ذیل ہیں:-

(۱) میری پیدائش ۱۲۹۹ھ کے شروع ہوئی۔ میں بچپن سے ہی میری یہ آرزو تھی کہ مجھے کوئی ایسا کامل پیر ملے۔ جو سب سے اعلیٰ پایہ کا ہو جس کے ذریعہ میں ہدایت پاؤں۔ بلکہ اس آرزو کے پورا ہونے کے لئے میں بکثرت دعائیں بھی کرتا تھا۔

(۲) غالباً ۱۲-۱۳ سال کی عمر تھی کہ خواب میں اپنے آپ کو پاڈی پورہ میں پایا (اسوقت میں پاڈی پورہ سے ناآشنا تھا) اس خواب میں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خادم ہیں۔

(۳) میرے والد محترم سید اسد اللہ شاہ صاحب ہر سال پنجاب میں مریدوں کے پاس دورہ پر جایا کرتے تھے۔ واپسی پر پنجاب کے حالات بتاتے تھے یہ بھی بیان کرتے تھے کہ پنجاب کے ایک قادیان نام گاؤں میں ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور اسلام کی بہت تائید کرتے ہیں اور آریوں اور عیسائیوں کو مناظروں میں لاجواب کرتے ہیں۔ کوئی شخص ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کی تاب نہیں لاتا۔ اور آپ مستجاب الدعوات بھی ہیں اور پیشگوئیاں بھی بہت کرتے ہیں۔ جو پوری بھی ہوتی ہیں پھر کہتے تھے کہ اگر ہم اُن کو مسیح موعود نہ بھی مانیں۔ لیکن وہ مجدد تو ضرور ہیں۔ لوگوں نے کئی بار ان سے پوچھا کہ اگر آپ کی رائے میں وہ مجدد ہیں تو مسیح موعود ہونے کا دعوے کیوں کرتے ہیں۔ مسیح تو آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو کہتے تھے کہ شاید اس میں کوئی مصلحت ہوگی۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے اسلام کی تائید کرتے ہیں۔ ان باتوں کا میرے دل پر کچھ اثر تھا۔ جب میری والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ تو مجھے والد صاحب اپنے ساتھ پنجاب لے گئے۔ وہاں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متفرق ٹریکٹ ملے اور میں نے بغور ان کا مطالعہ کیا۔ ان کے مطالعہ سے حضرت صاحب کے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا مجھے پورا پورا یقین ہوگیا۔ اور والد صاحب بھی مجھے کبھی کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں دیا کرتے تھے

(۵) باوجودیکہ ہر سال میں والد صاحب کے ساتھ پنجاب جایا کرتا تھا۔ لیکن بیعت کرنی میسر نہ ہوتی تھی۔ ہاں خط و کتابت کا سلسلہ باقاعدہ جاری تھا۔ کئی بار اپنے والد صاحب کو کہتا تھا کہ مجھے قادیان لے چلو کہ میں بیعت کر دوں گا۔ لیکن وہ مجھے یہ کہہ کر ٹال دیتے تھے۔ کہ ہمارا پیشہ مریدی کا ہے ہمارے لئے بڑی مصیبت ہوگی۔ پھر کبھی لے چلوں گا۔

(۶) میری والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد میرے والد صاحب نے دوسری شادی کر لی۔ گھر میں ناچاقی ہو گئی تو میں سسرال کے ہاں جا رہا۔ اب مجھے والد صاحب کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہ رہی تو میں نے بیعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط روانہ کیا۔ جس کے جواب کی نقل یہ ہے غالباً یہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
خط آپ کا آیا۔ حضرت اقدس نے آپ کی درخواست بیعت قبول کی اور آپکے حق دعا فرمائی۔ والسلام ۱ر مارچ سنہ ۹۶
افتخار احمد از قادیان

(۷) والد صاحب کی وفات کے بعد ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں یہ خاکسار لاہور پہنچا۔ وہاں معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر تشریف فرما ہیں۔ تو میں وہاں گیا۔ وقت شاید دس بجے دن کا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اندر تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک انگریز مع بیوی اور ایک چھوٹے لڑکے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کے لئے آیا تھا۔ اور کہا کہ میں مرزا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ حاضرین نے پوچھا کہ کیا کام ہے اس نے کہا کہ مجھے وجود باری تعالےٰ کے متعلق کچھ سوالات ہیں۔ میں نے اب تک ہندوستان کے مشہور ہندو مسلم عیسائی علماء سے یہ سوالات کئے ہیں۔ مگر اب تک مجھے کسی جگہ تسلی نہیں ہوئی اور اب یہاں آیا ہوں۔ اس کو کہا گیا کہ حضرت صاحب باہر تشریف لائیں گے۔ پھر میں دو بجے جو آیا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ بیٹھک کے مشرقی کمرے میں تشریف فرما ہیں اور اسی انگریز کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں اس کمرے کی کھڑکی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل تھی ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کھڑکی کا ایک شیشہ نہیں تھا جب میری نظر چہرہ مبارک پر پڑی تو یقین ہوگیا کہ حضور سچے ہیں۔

(۸) انگریز وجود باری تعالےٰ کے متعلق سوالات کرتا تھا۔ اور خواجہ صاحب ان سوالات کا ترجمہ اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود جواب دیتے تھے۔ اور خواجہ صاحب ان جوابات کا انگریزی میں ترجمہ انگریز کو سناتے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کمرے میں ٹھہر کر باہر بیٹھک میں تشریف لائے۔

(۹) میں نے السلام علیکم عرض کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ حضور نے مجھے ذرا ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا۔ میں بیٹھ گیا اس وقت اس مجلس میں بہت سے اصحاب تھے۔ چونکہ میں نووارد تھا۔ اس لئے سب کا نام بتا نہیں سکتا۔ لیکن جو یاد ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ قاضی اکمل صاحب۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب حضرت پیر محمد منظور صاحبؓ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عبد الحی عرب صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ پھر مختلف باتوں پر بات چیت ہوتی رہی۔ ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب پیغام صلح تصنیف فرما رہے تھے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ اس کتاب کا کیا نام رکھا جاتا ہے تو فرمایا۔ کہ میں نے نام رکھا ہوا ہے "پیغام صلح"۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بیعت کرنے والے آگے آجائیں تو میں اور دو آدمی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ہم تینوں کے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک میں لے کر بیعت فرمائی اور دعا فرمائی۔ پھر عصر کی نماز ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) نے امامت کی۔ پھر حضرت صاحب اندر تشریف لے گئے

(۱۰) دوسرے دن پھر وہی انگریز آیا۔ اور بقیہ سوالات اسی کمرے میں کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام سوالات کے جواب دئے۔ ہم نے بھی اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ بس آج مجھے اطمینان ہوا۔ آج تک کسی جگہ میں نے تسلی نہ پائی تھی۔ پھر جب جمعہ کا دن آیا۔ نماز میں نے وہیں پڑھی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے خطبہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ ان دنوں میں نے کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مصافحہ بھی کیا۔ اور کچھ نذرانہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ دوسرے دن وہاں سے رخصت ہو کر دو تین دن بعد ایک گاؤں موضع پنڈی تتار متصل اسٹیشن کھاریاں ضلع گجرات پنجاب میں پہنچا تو وہاں معلوم ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاگئے۔ جس سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا لیکن مجبوری کی وجہ سے لاہور واپس جا نہ سکا انا للہ وانا الیہ راجعون

تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر تعلیمی کمیٹیاں اپنی نگرانی میں قائم کریں۔ جس کے سیکرٹری مقامی سیکرٹری تعلیم ہوں۔ آج کل چونکہ میٹرک کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور ایف اے بی اے وغیرہ کے شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے والدین اور طلباء کی آئندہ تعلیم کے لئے مناسب راہنمائی ضروری ہے کیونکہ بغیر صحیح لائین پر تعلیم حاصل کرنے کے نئی پود کی زندگی اور والدین کے اخراجات کے ضائع جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس کے متعلق نظارت کو باخبر رکھنا چاہیئے کہ مقامی تعلیمی کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے۔

(ناظر تعلیم)

اطلاع

میں نے ایک کتاب "تحدیث بالنعمت" شائع کی ہے۔ جس میں اپنے اور اپنی اہلیہ مرحومہ (صحابیہ) کے حالات زندگی ہیں۔ نیز کچھ "ذکر حبیب" کے متعلق بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب میں مفت تقسیم کر رہا ہوں جو احباب حاصل کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر کریں۔ انشاء اللہ ارسال کر دی جائے گی۔

(اللہ دتہ نقیب جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر)

درخواست دُعا

میرے تایازاد بھائی محمد صادق ایک لمبے عرصہ سے ایک محکمانہ مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ مقدمہ کا جلد ہی فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو باعزت بری فرمادے۔

(غلام باری سیف)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

انصار اللہ مضمون نویسی کی طرف توجہ فرمائیں

اس سال کے پروگرام میں یہ بات بھی مقرر ہے کہ اراکین انصار اللہ کو خاص طور پر مضمون نویسی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ بہت سے اراکین ہیں۔ جو اس سلسلہ میں نہایت مفید کام کر سکتے ہیں مگر توجہ نہ ہونے کے باعث وہ اس ثواب سے محروم ہیں۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ ہم حضرت سلطان القلم علیہ السلام کی جماعت ہیں اس لئے تحریر کے کام کی طرف ہماری خاص توجہ ہونی چاہیئے۔

جو احباب اس تحریک میں شمولیت فرمائیں اور اس بارے میں انصار اللہ مرکزیہ کی قیادت اصلاح وارشاد سے مشورہ لینا چاہیں وہ بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ قیادت مرسلہ مضامین کی اصلاح کر کے انہیں اشاعت کے قابل بنانے کے لئے بھی کوشش کرے گی۔ بہرحال انصار اللہ کو اس طرف جلد اور خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

اس سال کے دوران میں ایک انعامی تحریری مقابلہ بھی ہوگا۔ انشاءاللہ

قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ایک وفد نے ۲۸ مارچ کو ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم اور ان کے ممبرز سے ان کے ہوٹل (فلیٹیز) جا کر ملاقات کی۔ اور انہیں اسلامی کتب کے دس سیٹ پیش کئے۔ ممبران ٹیم وفد سے بڑی اچھی طرح سے ملے اور قریباً اڑھائی گھنٹہ تک اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے ٹیم کے بعض ممبران کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کرنے کے سلسلہ میں افطار پارٹی کی دعوت پیش کی گئی جو انہوں نے منظور کر لی۔ مگر ان کے پروگرام میں اچانک تبدیلی کی وجہ سے مجوزہ تقریب جس کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا جاتا تھا نہ ہو سکی۔

۳۱ مارچ کو محترم جناب چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے تین نسخے ان کے مینجر مسٹر گیسکن ۔ مسٹر ٹیلر اور مسٹر باٹی نو کی خدمت میں پیش کئے۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ بخوشی قبول کئے اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ بلکہ ٹیلر اور باٹی نو نے خود قرآن کریم مانگا تھا۔ اس موقع پر "اسلام اور کمیونزم" Islam and slavery کی کاپیاں بھی ٹیم کے ممبران کے لئے ان کے مینجر کو پیش کی گئیں۔

ناصر احمد خالد سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن۔ لاہور

اقتباسات درثمین فارسی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام (درثمین) کے اقتباسات مشتمل بر سو صفحات نہایت عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کئے گئے ہیں جن کے پڑھنے سے فارسی دان اصحاب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ بہترین تحفہ احباب اپنے دوستوں کو بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مجالس اور ارکان کو چاہیئے کہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے یہ رسالہ فی سینکڑہ ۲۳/ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہوگی۔ (قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کے استفسارات کے جواب

مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اراکین مجالس کو جو سوالات درپیش ہوں یا دوسرے احباب ان سے جو سوال دریافت کریں ان کے جوابات احباب کو پہنچائے

اس لئے مجالس انصار اللہ اور اراکین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیش آمدہ سوالات دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا کر ان کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے داماد عزیزم محمد صادق صاحب گھوں پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں نیز میری دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔
(شیخ محمد عیسیٰ ودھاون آف کلکتہ ۔ چنیوٹ)

(۲) میرے والد صاحب سندھ کی ضلع گجرات میں عرصہ دو سال سے فالج کے ایک خفیف حملہ کے باعث بیمار چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح بشیر احمد صاحب کراچی میں ایف۔ایس سی کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (نصراللہ خان ناصر واقف زندگی طالبعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۳) میرے والد صاحب چوہدری محمد ابراہیم صاحب عرصہ دو ماہ سے درد نقرس۔ بخار کھانسی و زکام کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے نیز میرا بھانجہ عطاء اللہ گیارھویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (نعمت النساء بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعیلم گجرات)

(۴) میں عرصہ دو سال سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ احباب کرام سے باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد صادق برادر مولوی غلام باری سیف از مظفر گڑھ)

(۵) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کاں بعض مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ مقبول حسین کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ

(۶) میں کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہوں۔ اور میرا بھانجا ناصر احمد بھی سر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور میرے والد حاجی نصر الحق لاہور سمن آباد میں بیمار ہیں۔ احباب سب کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (اہلیہ ملک محمود احمد انجینئر)

(۷) خاکسار کی اہلیہ کی صحت و تندرستی کے لئے نیز مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد ذبیح۔ ربوہ)

(۸) میرے ہم زلف مکرم خان بہادر مولوی محمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر اور اس کے حسب ذیل بچے بی۔ اے سے لے کر ایم۔ اے تک کے مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ محمد محمود صاحب عابدہ بیگم صاحبہ۔ زاہدہ بیگم صاحبہ۔ رفیعہ بیگم صاحبہ۔ حامدہ بیگم صاحبہ۔ احباب جماعت سے ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مولوی صاحب موصوف کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی سلامتی اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شبیر احمد وکیل المال ثانی)

(۹) میں تقریباً دو مہینے سے ملیریا بخار میں مبتلا ہوں۔ کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ناصرہ حق جھنگ)

(۱۰) میری اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ علاج سے کسی قسم کا افاقہ نہیں ہوتا۔ ان کی صحت کے لئے اور مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے (محمد سعید کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی جہلم شہر)

(۱۰) خاکسار محکمانہ طور پر امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مظفر حسین عباسی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ملٹری ڈیری فارم ملتان چھاؤنی۔ حال اوکاڑہ)

(۱۱) خاکسار عرصہ تین ماہ سے ایک الجھن میں مبتلا ہے اور بیروزگار بھی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ کریم یہ سب پریشانیاں دور فرمائے۔ اور اپنا قرب اور معرفت عطا فرمائے۔ آمین (علی محمد سابق ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان دارالامان)

(۱۲) احباب میری دینی اور دنیاوی کامرانیوں کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (عبدالحمید خان شوق ۔ لاہور)

(۱۳) محمد سلیم شاہ صاحب اکاؤنٹنٹ سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ایک عرصہ سے دمہ اور بخار کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ شاہ صاحب موصوف انجمن کے پرانے خادم ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ صاحبہ بھی دوران سر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمام جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ولایت محمد طاہر سٹور کیپر سندھ جننگ فیکٹری کنری)

(۱۴) خاکسار عرصہ سے پریشان چلا آرہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے سعید اور نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ (گلشیر خان آف گھو گھیاٹ جوہر آباد)

(۱۵) درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مجھے ہر شر سے محفوظ رکھے اور میرے کام میں برکت ڈالے آمین (تنویر احمد سعید ابن علی خان آباد ضلع سرگودھا)

(۱۶) خاکسار کے بھائی اقبال احمد ایاز جو کہ واقف زندگی ہیں کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (داؤد احمد وزیر راولپنڈی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۵۷:۔ میں عبدالخالق ولد شیخ محمد ذاکر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت معہ گرانی الاؤنس مبلغ یکصد بیس روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کی جو بھی ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر کوئی میں جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
فقط والسلام

العبد:۔ عبدالخالق محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ اکاؤنٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد:۔ خاکسار قاضی محمد رشید سابق وکیل المال محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۔ مورخہ ۵۹-۳-۱

نمبر ۱۵۲۶۳:۔ میں خواجہ عبداللہ جان ولد نانک دین قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خواجہ عبداللہ جان بقلم خود محلہ دارالرحمت غربی۔ دوکاندار غلہ منڈی ربوہ
گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن طاہر محلہ دارالصدر غربی ربوہ ولد میاں غلام رسول صاحب دوکاندار
گواہ شد:۔ محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت ربوہ

نمبر ۱۵۲۶۴:۔ میں عتیقہ بیگم زوجہ خواجہ عبداللہ جان قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور یکصد روپیہ دکانشے ۱ حق مہر مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ میں کل پانچ سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ عتیقہ بیگم ۵۹-۳-۱
گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن طاہر ولد غلام رسول محلہ دارالصدر غربی ربوہ
گواہ شد:۔ خواجہ عبداللہ جان بقلم خود ولد نانک دین دارالرحمت غربی۔

نمبر ۱۵۲۶۵:۔ میں حلیمہ بی بی زوجہ ملک فضل حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر چالیس برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان ۱۱۹/۲ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد ایک سنگر سیونگ مشین ہے جو میرے خاوند نے حق مہر کے عوض چار صد روپے میں خرید کر دی ہے اس کے علاوہ کوئی زیور یا نقد نہیں ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کردوں اور رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ موصیہ نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی زوجہ ملک فضل حسین صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد صادقہ نسرین دختر ملک فضل حسین محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۵۹/۳/۱۲

گواہ شد محمد سعید منشی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۵۹-۳-۱۲

نمبر ۱۵۲۶۷:۔ میں سکینہ راشدہ بنت خوشی محمد صاحب قوم راجپوت وھاندل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد ایک صد روپیہ نقد موجود ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت کردوں تو اس کی رسید حاصل کرلوں گی۔ ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ سکینہ راشدہ بقلم خود دختر خوشی محمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد:۔ سعادت احمد اشرف ولد میاں خوشی صاحب دارالرحمت غربی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد سعید منشی صدر محلہ دارالرحمت ربوہ

نمبر ۱۴۸۷۸:۔ میں خلیل احمد ولد عبدالحکیم قوم گل پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیس ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان حال ربوہ ملازم لنگر خانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۳-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو لنگر خانہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ تنخواہ ۳۸ + ۲۰ الاؤنس کل ۵۸ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں اندریں بھی وصیت کرتا ہوں کہ اس آمد کے علاوہ اگر کوئی مجھے اور آمد ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ کو ادائیگی کروں گا۔ اور اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد۔ حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال حلقہ خیرپور ڈویژن سندھ حال ربوہ
گواہ شد:۔ سلطان احمد موصی ۲۴۷۶ انسپکٹر بیت المال بہاولپور ڈویژن حال وارد ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۶۶:۔ میں شمیم اختر زوجہ چوہدری نعیم احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دارالرحمت غربی ضلع جھنگ صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ایک ہزار روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہے (۲) ایک سیونگ مشین مالیتی یکصد اسی روپیہ (۳) زیورات سونا مالیتی بارہ صد روپیہ (۴) ایک گھڑی مالیتی پچاس روپیہ موجود ہے ان سب کی کل قیمت مبلغ دو ہزار چار صد تیس روپیہ ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ شمیم اختر بقلم خود
گواہ شد نعیم احمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ خاوند موصیہ ۵۹-۳-۱۳
گواہ شد چوہدری فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ والد موصیہ ۵۹-۳-۱۳

نمبر ۱۴۸۸۲:۔ میں چوہدری عبدالعزیز ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ وینس پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۱۲-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں مجھے چالیس روپے ماہوار وظیفہ تحریک جدید سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبدالعزیز واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد:۔ غلام قادر ولد موصی دارالصدر شرقی کارکن نظارت بیت المال ربوہ
گواہ شد:۔ محمد الدین سیکرٹری وصایا۔ محلہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ

نیک دل خاتون محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ کی وفات (بقیہ صفحہ ۱)

اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی پھوپھی اور خوشدامنہ تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اسی روز نماز عصر کے بعد مسجد مبارک کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ نے جنازے کو خاصی دور تک کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم جناب حافظ شفیق احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ مرحومہ بہت نیک دل پارسا اور عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رویا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خاص اہتمام فرماتیں۔ رشتہ داروں کیساتھ حسن سلوک کے علاوہ غرباء کیساتھ ہمدردی انکا خاص شیوہ تھا زندگی میں کتنے ہی غریب بچوں کو اپنے گھر رکھکر انہیں نہایت محبت و شفقت کے ساتھ کھلایا پلایا۔ اور اس طرح وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے اور باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ اور آپ سلسلہ کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے ہر آن دعا گو رہتی تھیں۔ آپ نے دو بیٹے چوہدری بدر سلطان صاحب اختر اور چوہدری عطاء اللہ صاحب نیز ایک بیٹی (اہلیہ مسعود احمد صاحب دہلوی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں۔ نیز حذا تعالیٰ پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی ناصر ہو۔ آمین

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

ٹیلیفون:۔ دفتر لاہور ۴۴۴۹ جنرل بکنگ آفس سرگودہا ۲۴۳۸ دفتر اے گروپ سرگودہا ۲۴۶۸ تیر ۲۱۶۳ دفتر بی گروپ سرگودہا ۲۳۹۵ جنرل منیجر گروپ اے سرگودہا ۲۱۶۳

نمبر سروس:۔	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸-۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۲½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از سرگودہا برائے کانڈیوالہ	۱۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودہا	۷	۷-۱۵									

نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ مورخہ ۲۰/۴/۵۹ کو بعد نماز مغرب سیدہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ پر ایک اہم جلسہ کروا رہی ہے جس میں علماء سلسلہ اور بزرگان حضرت سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ کی سیرت طیبہ پر نہایت ایمان افروز روایات پیش فرمائیں گے تمام احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت ہے۔ نیز جو دوست اس موقعہ پر اپنی روایات بھجوانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد بھجوا دیں۔ (خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار)

درخواست دعا برادرم بابو محمد غیاث صاحب فاروقی ابن حکیم نواب دین صاحب سکنہ موضع بھٹے کلاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ فالج کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب کرام آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (تنویر)